www.iqbalkalmati.blogspot.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بھلائی کرو
اور
برائی سے بچو

دینیات
DEENIYAT

پہلا ایڈیشن

ماہ جمادی الاول ۱۴۳۳ھ مطابق ماہ مارچ ۲۰۱۲ء

مرتب
احسن چیریٹیبل ٹرسٹ
ادارہ دینیات

Compiler
Ahsan Charitable Trust
IDAAR-E-DEENIYAT

249, Bellasis Road, Near Mumbai Central, Mumbai 400008.
Tel.:022 23051111 - Fax : 022 23051144
Email : info@deeniyat.com - Website : www.deeniyat.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پیش لفظ

اسلام ایک مستقل نظام زندگی کا نام ہے، جس کا کائنات انسانی کو اللہ تعالیٰ نے مکلف بنایا ہے، ہر وہ انسان جو اللہ اور اس کے رسول کو مانتا ہے اور قرآن و حدیث کی ہدایات وتعلیمات پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسلامی نظام زندگی کو اختیار کرے اور اس کے مطابق اپنی زندگی گزارے؛ کیوں کہ ہماری دنیوی واخروی کامیابی کا واحد راستہ بھی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"اگر تم واقعی مومن یعنی کامل ایمان والے رہو تو تم ہی سر بلند ہوگے"۔ [سورۂ آل عمران:۱۳۹]

مگر افسوس! آج ہم میں سے اکثر لوگ کتاب وسنت کی بنیادی تعلیمات سے بھی ناواقف ہیں، جس کے نتیجے میں معاشرے میں بداخلاقی، دھوکہ دہی، ایذا رسانی، والدین کی نافرمانی، نماز وروزے سے دوری، جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ، گانا بجانا اور نہ جانیں کیسی کیسی برائیاں عام ہو چکی ہیں، ایسے ماحول میں ہر فکر مند شخص اس بات کا خواہش مند ہے کہ ہمارے معاشرے سے ان برائیوں کا خاتمہ ہو اور ہمارا معاشرہ صالح وپاکیزہ بن جائے، معاشرہ کے تمام افراد دین کے پانچوں بنیادی شعبوں عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات پر مضبوطی سے عمل پیرا ہوں اور اچھے انسان بن کر زندگی گزاریں۔

ظاہر ہے کہ ایسے نازک حالات میں دیگر اصلاحی کوششوں کے ساتھ لوگوں کو اور خاص طور سے نئی نسل کو آسان زبان میں اسلامی تعلیمات وہدایات سے روشناس کرانے کے لیے کثرت سے دینی لٹریچر فراہم کرنا بھی وقت کی ایک اہم ترین ضرورت ہے۔

الحمد للہ ادارۂ دینیات نے دیگر امور خیر کی طرح اس طرف بھی پیش رفت کی ہے اور اس کے لیے مختلف عناوین پر رسالے تیار کیے ہیں جن میں قرآن وحدیث کی روشنی میں ضروری اور اہم باتیں ذکر کی گئی ہیں، چناں چہ ابھی آپ کے ہاتھوں میں "بھلائی کرو اور برائی سے بچو" کے عنوان پر یہ مختصر سا رسالہ موجود ہے، جو اس مقصد کی تکمیل کے لیے ایک حقیر سی کوشش ہے؛ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو پوری امت کے حق میں نفع بخش بنائے، اور ادارے کی اس کوشش کو قبول فرمائے (آمین)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عناوین	صفحہ نمبر
نماز پڑھو	۴
نماز مت چھوڑو	۴
نماز جماعت کے ساتھ پڑھو	۵
جماعت کی نماز مت چھوڑو	۵
رمضان کے روزے رکھو	۶
رمضان کے روزے مت چھوڑو	۷
زکاۃ ادا کرو	۷
زکاۃ دینے میں غفلت مت کرو	۸
حج ادا کرو	۹
حج کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرو	۹
حلال روزی کماؤ	۱۰
حرام کمائی سے بچو	۱۱
ہمیشہ سچ بولو	۱۳
کبھی جھوٹ نہ بولو	۱۳
امانت کی حفاظت کرو	۱۳
خیانت کرنے سے بچو	۱۴
وارثوں کو ان کی میراث دو	۱۴
وراثت سے کسی کو محروم نہ کرو	۱۵
ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو	۱۵
ماں باپ کو تکلیف نہ پہنچاؤ	۱۵
ماں باپ کی اطاعت کرو	۱۶
ماں باپ کی نافرمانی مت کرو	۱۶
داڑھی بڑھاؤ	۱۷
عورتوں کی شکل اختیار مت کرو	۱۷
سلام کو خوب پھیلاؤ	۱۸
شرم وحیاء کی صفت اختیار کرو	۱۸
بے حیائی والے اعمال سے بچو	۱۹
لوگوں سے معافی کا معاملہ کرو	۲۰
کسی پر ظلم نہ کرو	۲۰
لوگوں کے ساتھ اچھا گمان رکھو	۲۱
بدگمانی نہ کرو	۲۱
اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرو	۲۱
کسی کی غیبت نہ کرو	۲۲
وعدہ پورا کرو	۲۲
وعدہ خلافی نہ کرو	۲۲
فتنہ اور فساد سے بچو	۲۳

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عناوین	صفحہ نمبر
کسی کو قتل نہ کرو	۲۳
محنت سے کماؤ	۲۴
چوری نہ کرو	۲۵
نگاہ کی حفاظت کرو	۲۵
زنا سے بچو	۲۵
پڑوسیوں کو مت ستاؤ	۲۶
پڑوسیوں کا خیال رکھو	۲۶
آپس میں مل جل کر رہو	۲۷
لڑائی جھگڑا مت کرو	۲۷
بھلائی کا حکم کرتے رہو	۲۷
برائیوں سے روکتے رہو	۲۸
راستے کے حقوق ادا کرو	۲۹
راستے میں گندگی نہ پھیلاؤ	۲۹
چھوٹوں سے محبت اور بڑوں کی عزت کرو	۲۹
ہر ایک پر رحم کرو	۳۰
اپنا حق لینے میں نرمی سے کام لو	۳۰
ناحق کسی کی چیز پر قبضہ نہ کرو	۳۰

عناوین	صفحہ نمبر
اچھے اخلاق اختیار کرو	۳۱
بد اخلاقی سے بچو	۳۱
زبان کی حفاظت کرو	۳۲
سخت بات مت کہو	۳۲
برائی کا جواب اچھائی سے دو	۳۳
کسی کا برا نہ چاہو	۳۳
برداشت کرو	۳۳
غصہ مت کرو	۳۴
مصیبتوں پر صبر کرو	۳۴
مصیبتوں کی شکایت مت کرو	۳۴
تھوڑے پر گزارا کرو	۳۵
حرص اور لالچ مت کرو	۳۶
شراب سے بچو	۳۶
حرام کو حلال مت بناؤ	۳۷
خودکشی مت کرو	۳۷
جان کی حفاظت کرو	۳۸
گناہوں سے توبہ کرو	۳۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز پڑھو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ''اور نماز قائم کرو'' [سورۂ بقرہ: ۱۱۰]

ایک جگہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد حاصل کرو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' [سورۂ بقرہ: ۱۵۳]

دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ''تمام نمازوں کا پورا پورا خیال رکھو، اور (خاص طور پر) بیچ کی نماز کا۔ اور اللہ کے سامنے باادب فرماں بردار بن کر کھڑے ہوا کرو۔'' [سورۂ بقرہ: ۲۳۸]

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نماز کو اس کے وقت پر پڑھا کرو۔'' [مسلم: ۱۵۰۳، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

نماز مت چھوڑو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لیے، جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں۔ [سورۂ ماعون: ۴، ۵]

جنتی لوگ جہنمیوں سے جہنم میں آنے کا سبب معلوم کریں گے، ایک جگہ اس کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ: ''اہل جنت پوچھ رہے ہوں گے مجرموں کے بارے میں، کہ: ''تمہیں کس چیز نے دوزخ میں داخل کر دیا؟''، وہ کہیں گے کہ: ''ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے۔'' (ہم نماز نہیں پڑھتے تھے)۔ [سورۂ مدثر: ۳۹، ۴۳]

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک آدمی اور کفر و شرک کے

درمیان صرف نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ [مسلم:۲۵۶، عن جابر ﷺ]

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: ہم میں اور غیر مسلموں میں نماز کا فرق ہے جس نے نماز چھوڑ دی اس نے (گویا) کفر کیا۔ [ترمذی:۲۶۲۱، عن عبداللہ بن بریدہ ﷺ]

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جان بوجھ کر نماز مت چھوڑا کرو؛ کیوں کہ جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑتا ہے، اس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔ [مسند احمد:۲۷۳۶۴، عن ام ایمن رضی اللہ عنہا]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ﷺ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ نے نماز کا تذکرہ کیا اور فرمایا: جو شخص نماز کی پابندی کرے گا، قیامت کے دن نماز اس کے لیے نور، دلیل اور اس کی نجات کا ذریعہ بنے گی، اور جو شخص نماز کی پابندی نہیں کرے گا، نماز نہ اس کے لیے نور بنے گی، نہ دلیل بنے گی اور نہ نجات کا ذریعہ بنے گی اور قیامت کے دن اس کا حشر قارون، فرعون، اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

[مسند احمد:۶۵۷۶، عن عبداللہ بن عمرو بن عاص ﷺ]

نماز جماعت کے ساتھ پڑھو:

حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس (۲۷) درجہ افضل ہے۔

[مسلم:۱۵۰۹، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

جماعت کی نماز مت چھوڑو:

حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ چند نوجوانوں سے کہوں کہ بہت سی لکڑیاں اکٹھا کر کے لائیں، پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو کسی عذر کے بغیر گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

[ابوداؤد:۵۴۹، عن ابی ہریرہ ﷺ]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس گاؤں یا دیہات میں تین آدمی ہوں اور وہاں باجماعت نماز نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے، اس لیے جماعت کو ضروری سمجھو، بھیڑیا اکیلی بکری کو کھا جاتا ہے۔ [ابوداؤد: ۵۴۷، عن ابی درداء رضی اللہ عنہ]

رمضان کے روزے رکھو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کردیے گئے ہیں؛ جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے؛ تاکہ تمھارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔" [سورۂ بقرہ: ۱۸۳]

ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو سراپا ہدایت، اور ایسی روشن نشانیوں کا حامل ہے جو صحیح راستہ دکھاتی اور حق و باطل کے درمیان دوٹوک فیصلہ کردیتی ہیں؛ لہٰذا تم میں سے جو شخص بھی یہ مہینہ پائے وہ اس میں ضرور روزہ رکھے۔ اور اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کرلے۔ اللہ تمھارے ساتھ آسانی کا معاملہ کرنا چاہتا ہے، اور تمھارے لیے مشکل پیدا کرنا نہیں چاہتا؛ تاکہ تم روزوں کی گنتی پوری کرلو، اور اللہ نے تمھیں جو راہ دکھائی اس پر اللہ کی تکبیر کہو، اور تاکہ تم شکر گذار بنو۔" [سورہ بقرہ: ۱۸۵]

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایمان کی حالت میں اور ثواب و رضائے الٰہی کی امید کے ساتھ رمضان کا روزہ رکھے گا، اس کے پچھلے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔ [بخاری: ۳۸، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں کہ انسان کا ہر عمل اس کے لیے ہوتا ہے سوائے روزہ کے؛ کیوں کہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا؛ کیوں کہ وہ صرف میری وجہ سے اپنا کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے؛

لہٰذا اس کا روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ ہر نیک عمل کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا کر دیا جاتا ہے؛ مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا (جتنا چاہوں گا) بدلہ دوں گا۔ [مسند احمد: ۷۰۶۷، عن ابی ہریرہؓ]

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: بے شک جنت میں ایک دروازہ ہے، جس کا نام "باب الریان" ہے، اس دروازہ سے روزے داروں کو بلایا جائے گا؛ لہٰذا جو روزہ دار ہوگا وہ اس میں داخل ہوگا اور جو اس میں داخل ہوگا اسے کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی۔ [ترمذی: ۷۶۵، عن سہل بن سعدؓ]

رمضان کے روزے مت چھوڑو:

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان المبارک میں بغیر عذر شرعی کے روزہ توڑ دیا (یا روزہ نہیں رکھا) تو اگر وہ اس کے بدلہ زندگی بھر روزہ رکھے گا تب بھی اس کی تلافی نہیں ہوسکتی۔ [ترمذی: ۷۲۳، عن ابی ہریرہؓ]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسلام کی کڑی اور بنیاد تین چیزیں ہیں۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی گواہی دینا، نماز، اور رمضان کے روزے رکھنا، جس شخص نے ان میں سے کوئی ایک چھوڑا وہ کافر ہے۔ [کتاب الکبائر للذہبی ص ۴۸]

زکوٰۃ ادا کرو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اے ایمان والو! زکوٰۃ ادا کرو" اور (یاد رکھو) جو بھلائی کا عمل بھی تم اپنے فائدے کے لیے آگے بھیج دو گے اس کو اللہ کے پاس پاؤ گے۔ بے شک جو عمل بھی تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔" [سورۂ بقرہ: ۱۱۰]

ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "قابل تعریف ہیں وہ لوگ جو نماز قائم کرنے والے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے

والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھیں ہم بڑا بدلہ عطا کریں گے۔" [سورۂ نساء ۱۶۲]

ایک جگہ ارشاد ہے: "(ہاں) وہ لوگ جو ایمان لائیں، اچھے عمل کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، وہ اپنے رب کے پاس اپنے اجر کے مستحق ہوں گے؛ نہ انھیں کوئی ڈر ہوگا اور نہ غم پہنچے گا۔" [سورۂ بقرہ ۲۷۷]

ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اپنا عذاب تو میں اسی پر نازل کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں اور جہاں تک میری رحمت کا تعلق ہے وہ ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے۔ چناں چہ میں یہ رحمت (مکمل طور پر) ان لوگوں کے لیے لکھوں گا جو تقویٰ اختیار کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے، اور جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھیں گے۔" [سورۂ اعراف ۱۵۶]

ایک جگہ ارشاد ہے "اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے رہو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ [سورۂ نور ۵۶]

زکوٰۃ دینے میں غفلت مت کرو:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "تباہی ہے مشرکوں کے لیے (جن کا شیوہ یہ ہے کہ) وہ زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کا انکار کرتے ہیں۔" [سورۂ فصلت ۶، ۷]

ایک جگہ ارشاد ہے: "جو لوگ سونے چاندی کو جمع کر کر کے رکھتے ہیں۔ اور اس کو اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے (یعنی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے) ان لوگوں کو ایک دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دو" جس دن اس دولت کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا" پھر اس سے ان لوگوں کی پیشانیاں اور ان کروٹیں اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا اب چکھو اس خزانے کا مزہ جو تم جوڑ جوڑ کر رکھا کرتے تھے۔" [سورۂ توبہ ۳۴، ۳۵]

ایک جگہ ارشاد ہے: "اور جو لوگ اللہ کے دیے ہوئے مال میں بخل سے کام لیتے ہیں

(یعنی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے) وہ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے لیے کوئی اچھی بات ہے۔ بلکہ یہ ان کے حق میں بہت بری بات ہے۔ جس مال میں انہوں نے بخل سے کام لیا ہوگا، قیامت کے دن اس مال کو ان کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا۔" [سورۃ آل عمران: ۱۸۰]

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا، اور اس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو اس کے مال کو قیامت کے دن ایک نہایت خوفناک زہریلا سانپ بنا دیا جائے گا، جو اس کے گلے میں لپٹ کر اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑ لے گا اور کہے گا۔ "انا مالك" "انا كنزك" میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ [بخاری: ۱۴۰۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

حج ادا کرو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو شخص بیت اللہ تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے، جو شخص اس حکم کی پیروی سے انکار کرے گا تو بے شک اللہ تعالیٰ دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔" [سورۃ آل عمران: ۹۷]

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کے لیے حج کرے اور شہوت اور گناہ کی باتیں نہ کرے تو وہ اس حالت میں لوٹے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنا ہو۔ [بخاری: ۱۵۲۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔
① لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دینا اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ ② نماز قائم کرنا۔ ③ زکوٰۃ دینا۔ ④ حج ادا کرنا۔ ⑤ رمضان کے روزے رکھنا۔
[بخاری: ۸، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

حج کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرو:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ کچھ لوگوں کو آبادیوں میں بھیج دوں:

وہ وہاں جا کر پتہ لگائیں اور جس شخص نے طاقت رکھنے کے باوجود حج نہ کیا ہو اس پر جزیہ (ٹیکس) لگادیں وہ مسلمان نہیں ہیں (یعنی کامل مسلمان نہیں ہیں)۔

[کنزالعمال: ۱۲۴۰۰، عن عمرؓ]

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: جس شخص نے حج کی طاقت رکھنے کے باوجود حج نہ کیا؛ اس کی اور یہودی ونصرانی کی موت میں کوئی فرق نہیں (یعنی وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے) اور یہ بات حضرت عمرؓ نے تین مرتبہ فرمائی۔

[تلخیص: ۸۹۲۴، عن عمرؓ]

حلال روزی کماؤ:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اے ایمان والو جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمھیں رزق کے طور پر عطا کی ہیں ان میں سے (جو چاہو) کھاؤ؛ اور اللہ کا شکر ادا کرو؛ اگر تم واقعی صرف اسی کی عبادت کرتے ہو"

[سورۂ بقرہ: ۱۷۲]

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: حلال روزی تلاش کرنا فرض ہے دیگر فرض کے بعد۔

[شعب الایمان: ۸۷۴۱، عن عبداللہؓ]

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے حلال مال کمایا پھر اپنی پرورش کا انتظام کیا؛ یا اس نے اللہ کی مخلوق میں سے کسی کمزور کے کپڑے وغیرہ کا انتظام کیا تو بے شک یہ چیز اس کے لیے صفائی کا ذریعہ بنیں گی۔

[شعب الایمان: ۱۲۴۱، عن ابی سعید الخدریؓ]

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے حلال روزی تلاش کی سوال سے بچتے ہوئے؛ اور اپنے اہل وعیال پر کشادگی کرتے ہوئے؛ اور اپنے پڑوسی پر مہربانی کرتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اس حال میں اٹھائیں گے کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوا ہوگا۔ اور جس شخص نے حلال روزی

تلاش کی دوسروں پر بڑائی جتانے کے لیے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے سخت ناراض ہوں گے۔ [شعب الایمان: ۱۰۳۷۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

حرام کمائی سے بچو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اے ایمان والو! اللہ نے تمہارے لیے جو پاکیزہ چیزیں حلال کی ہیں ان کو حرام قرار نہ دو؛ اور حد سے تجاوز نہ کرو؛ یقین جانو اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“ [سورۂ مائدہ: ۸۷]

ایک جگہ اللہ نے ارشاد فرمایا ”اے ایمان والو! شراب، جوا، بتوں کے تھان اور جوے کے تیر؛ یہ سب ناپاک اور شیطانی کام ہیں لہٰذا ان سے بچو! تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض کے بیج ڈال دے، اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے، اب بتاؤ کہ کیا تم (ان چیزوں سے) باز آجاؤ گے؟۔ [سورۂ مائدہ: ۹۰،۹۱]

ایک جگہ اللہ نے فرمایا ”اے ایمان والو تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقوں سے نہ کھاؤ“ [سورۂ نساء: ۲۹]

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا جو حرام کھانے سے پالا گیا ہو۔ [مشکوٰۃ: ۲۷۸۷، عن ابی بکر رضی اللہ عنہ]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کا ذکر فرمایا جو لمبا سفر کرکے پراگندہ بال اور غبار آلود ہو کر اللہ کے دربار میں پہنچتا ہے۔ اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر دعائیں مانگتا ہے۔ اے میرے رب! اے میرے رب! لیکن حال یہ ہوتا ہے کہ کھانا اس کا حرام، پینا اس کا حرام، اور حرام غذا سے اس کا جسم پلا ہوا پھر بھلا اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے؟۔ [شعب الایمان: ۱۱۵۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: جو جسم حرام مال سے پلا ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ حرام مال سے پلے ہوئے ہر جسم کے لیے جہنم ہی سب سے بہتر جگہ ہے۔
[شعب الایمان: ۹۳۹۹، عن جابر رضی اللہ عنہ]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے پاس یہ آیت پڑھی گئی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "اے لوگو! زمین میں جو پاکیزہ اور حلال چیزیں ہیں انھیں کھاؤ" تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ میرے لئے دعا کیجیے کہ میں مستجاب الدعوات بن جاؤں (یعنی میری ہر دعا قبول ہونے لگے) آپ ﷺ نے فرمایا: اے سعد رضی اللہ عنہ اپنی کمائی پاکیزہ رکھو! مستجاب الدعوات بن جاؤ گے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے۔ بے شک بندے کے پیٹ میں کوئی حرام لقمہ جاتا ہے تو چالیس دن تک اس کا کوئی عمل قبول نہیں کیا جاتا۔ اور بندہ کا وہ جسم جو حرام مال اور سود کی کمائی سے پلا ہو وہ جسم جہنم کی آگ کے زیادہ لائق ہے۔
[طبرانی: ۶۴۹۵، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ]

سود کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (اپنی قبروں سے) ایسے (پاگلوں کی طرح) اٹھیں گے جیسے کسی جن نے انھیں لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو۔"
[سورۃ البقرۃ: ۲۷۵]

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: سود کے گناہ کے ستر حصے ہیں؛ ایک معمولی سا حصہ یہ ہے کہ اس کا گناہ ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنی ماں سے بدکاری کرے۔
[ابن ماجہ: ۲۲۷۴، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

ایک دوسری حدیث میں حضور ﷺ نے سود اور بیاج کے کھانے والے؛ کھلانے والے؛ اس کے لکھنے والے؛ اور اس پر گواہ بننے والے پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ (گناہ میں) سب لوگ برابر ہیں۔
[مسلم: ۴۱۷۷، عن جابر رضی اللہ عنہ]

ہمیشہ سچ بولو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”جو لوگ سچی بات لے کر آئے اور (خود بھی) اس کو سچ جانا تو یہ لوگ تقویٰ والے ہیں۔ [سورۂ زمر:۳۳]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سچ کو لازم پکڑ لو! کیونکہ سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور بے شک نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور انسان برابر سچائی اختیار کرتا رہتا ہے اور سچائی ہی پر عمل کرنے کی فکر کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک صدیق (سب سے بڑا سچا) لکھ دیا جاتا ہے۔ [بخاری:۶۰۹۴، عن عبداللہ ؓ]

کبھی جھوٹ نہ بولو:

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”تم لوگ گندگی یعنی بتوں سے بالکل الگ رہو اور جھوٹی بات سے بچو۔ [سورۂ حج:۳۰]

ایک جگہ اللہ پاک نے فرمایا ”بے شک اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا اس شخص کو جو جھوٹا اور ناشکرا ہے۔“ [سورۂ زمر:۳]

حضور ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹ سے بچو! کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ میں لے جاتا ہے۔ اور انسان برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کے لیے فکر مند رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک کذاب (سب سے بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔ [بخاری:۶۰۹۴، عن عبداللہ ؓ]

امانت کی حفاظت کرو:

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص تمہارے پاس امانت رکھے اس کی امانت ادا کرو اور جو تم سے خیانت کرے، تم اس سے خیانت نہ کرو۔ [ابوداؤد:۳۵۳۵]

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امانت ضائع کی جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرنا چاہیے۔ کسی نے عرض کیا: اس کے ضائع کرنے کی صورت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب حکومت نالائق کے سپرد کردی جائے۔ [بخاری:۶۴۹۶]

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ کا شاید ہی کوئی خطبہ ایسا ہو جس میں آپ نے یہ نہ فرمایا ہو کہ جس میں امانت نہیں اس کا ایمان نہیں اور جس کا عہد مضبوط نہیں اس کا دین نہیں۔ [شعب الایمان:۴۳۵۳]

خیانت کرنے سے بچو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے بے وفائی نہ کرو اور جان بوجھ کر امانتوں میں خیانت نہ کرو۔" [سورۂ انفال:۲۷]

حضور ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانی ہیں: ① جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ ② جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔ ③ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ [بخاری:۳۳ عن ابی ہریرہ ؓ]

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا مؤمن کی طبیعت وفطرت میں ہر عادت ہو سکتی ہے خیانت اور جھوٹ کے علاوہ۔ [مسند احمد:۲۲۱۷۰ عن ابی امامہ ؓ]

وارثوں کو ان کی میراث دو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "مردوں کے لیے بھی اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ داروں نے چھوڑا ہو؛ اور عورتوں کے لیے بھی اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ داروں نے چھوڑا ہو؛ چاہے وہ (ترکہ) کم ہو یا زیادہ۔ اور یہ حصے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہیں۔" [سورۂ نساء:۷]

ایک جگہ ارشاد فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ تم کو تمھاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔" [سورۂ نساء:۱۱]

وراثت سے کسی کو محروم نہ کرو:

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے وارث کی میراث (کا حصہ) ختم کرے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جنت سے اس کا حصہ ختم کردیں گے۔ [مشکوٰۃ:۳۰۷۸، عن انس ﷺ]

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کی زمین کا کچھ حصہ ناحق مارے گا تو قیامت کے دن اس کو سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔
[مسند احمد:۵۷۴۰، عن ابن عمر ﷺ]

ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔" [سورۂ عنکبوت:۸]

ایک جگہ اللہ پاک نے فرمایا "اور تمھارے رب نے یہ حکم دیا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو؛ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔" [سورۂ بنی اسرئیل:۲۳]

ماں باپ کو تکلیف نہ پہنچاؤ:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "اگر ماں باپ میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں تو تم انھیں اف تک نہ کہو اور نہ جھڑکو؛ اور ان کے ساتھ نرمی سے پیش آیا کرو؛ اور ان کے ساتھ محبت کا برتاؤ کرتے ہوئے ان کے سامنے عاجزی کے ساتھ اپنے بازؤں کو بچھا دو۔ اور یہ دعا کرو! اے میرے رب! ان دونوں کے ساتھ رحمت کا معاملہ کیجیے جس طرح انھوں نے مجھے بچپن میں پالا ہے۔"

[سورۂ بنی اسرائیل:۲۳، ۲۴]

ماں باپ کی اطاعت کرو:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ اپنے ماں باپ کے حق میں اللہ تعالیٰ کی فرما نبرداری کرنے والا ہے (یعنی اس نے ماں باپ کے حقوق ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کی ہے) تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لیے جنت کے دروازے کھلے ہوتے ہیں، اور اگر اس کے ماں باپ میں سے کوئی ایک (زندہ) ہو (اور اس نے اس کی اطاعت و فرمانبرداری کی ہے) تو ایک دروازہ کھلا ہوتا ہے، اور جس شخص نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ ماں باپ کے حق میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر نے والا ہے (یعنی اس نے ماں باپ کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کر کے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی ہے) تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لیے دوزخ کے دو دروازے کھلے ہوتے ہیں، اور اگر ماں باپ میں سے کوئی ایک (زندہ) ہو (اور اس نے اس کی نافرمانی کی ہے) تو ایک دروازہ کھلا ہوتا ہے۔" (یہ ارشاد سن کر) ایک شخص نے عرض کیا: اگر چہ ماں باپ اس پر ظلم کریں؟ آپ نے فرمایا: "ہاں اگر چہ ماں باپ اس پر ظلم ہی کیوں نہ کریں، اگر چہ ماں باپ اس پر ظلم ہی کیوں نہ کریں۔ اگر چہ ماں باپ اس پر ظلم ہی کیوں نہ کریں۔ [شعب الایمان:۷۹۱۶]

ماں باپ کی نافرمانی مت کرو:

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں اس گناہ کی خبر نہ دوں جو بڑے بڑے گناہوں میں بھی سب سے بڑا گناہ ہے؟ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمائی۔ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! ضرور ہمیں آپ اس کی خبر دیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور ماں

باپ کی نافرمانی کرنا۔ [بخاری: ۲۶۵۴، عن عبدالرحمن بن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ]

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔ [بخاری: ۲۴۰۸، عن مغیرۃ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ]

داڑھی بڑھاؤ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مونچھوں کو کترواؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ۔

[بخاری: ۵۸۹۲، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکین کی مخالفت کرو، مونچھیں باریک کرو اور داڑھی بڑھاؤ (یعنی اسے نہ کاٹو)۔

[شعب الایمان: ۶۴۳۰]

نوٹ: داڑھی رکھنا اسلامی شعار میں سے ہے، اور داڑھی رکھنا شریعت میں واجب ہے۔ اس لیے تمام مسلمانوں پر داڑھی رکھنا ضروری ہے۔

عورتوں کی شکل اختیار مت کرو:

ایک حدیث میں ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ لعنت فرماتے ہیں ان مردوں پر (جو داڑھی منڈا کر یا زنانہ لباس پہن کر) عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

[ابوداؤد: ۳۰۹۷]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے ان مردوں پر جو مخنث بنتے ہیں، اور اسی طرح ان عورتوں پر (جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں)۔ [بخاری: ۵۸۸۶]

سلام کو خوب پھیلاؤ:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "جب تمھیں کوئی سلام کرے تو اس کے سلام کا جواب اچھے انداز میں دو۔" [سورۂ نساء:۸۶]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے؛ جب تک مؤمن نہ ہو؛ اور تمھارا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا؛ جب تک آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو؛ میں تم کو ایسی چیز بتاتا ہوں کہ اگر تم اس پر عمل کرو تو تمھارے آپس میں محبت قائم ہو جائے گی؛ وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام کو عام کرو؛ یعنی ہر مسلمان سے سلام کرو چاہے تمھاری اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو۔

[مسلم:۲۰۳، عن ابی ہریرہؓ]

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں اللہ کا قرب اور اس کی رحمت کا زیادہ مستحق وہ بندہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔ [ابوداؤد:۵۱۹۷]

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے۔ [شعب الایمان: ۸۷۸۶]

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ بیٹا! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو، یہ تمھارے لیے بھی باعثِ برکت ہوگا، اور تمھارے گھر والوں کے لیے بھی۔ [ترمذی:۲۶۹۸]

شرم وحیاء کی صفت اختیار کرو:

حضور ﷺ نے فرمایا: شرم وحیاء بھلائی لاتی ہے۔[بخاری:۶۱۱۷، عمران بن حصینؓ]

حضور ﷺ ایک انصاری آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ انصاری اپنے

بھائی کو سمجھا رہا تھا کہ اتنی شرم کیوں کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اسے چھوڑ دو کیونکہ شرم وحیا ایمان میں داخل ہے۔ [بخاری: ۲۴، عن سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ]

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

[ابن ماجہ: ۵۸، عن سالم عن ابیہ رضی اللہ عنہ]

بے حیائی والے اعمال سے بچو:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! شیطان کو ایسا موقع ہرگز نہ دینا کہ وہ تمھیں اس طرح فتنے میں ڈال دے جیسے اس نے تمھارے ماں باپ کو جنت سے نکالا، جب کہ ان کا لباس ان کے جسم سے اتروالیا تھا، تا کہ ان کو ایک دوسرے کی شرم کی جگہیں دکھا دے۔ وہ اور اس کا جتھہ تمھیں وہاں سے دیکھتا ہے جہاں سے تم انھیں نہیں دیکھ سکتے۔ ان شیطانوں کو ہم نے انہی کا دوست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے اور جب یہ (کافر) لوگ کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ داداؤں کو اسی طریقے پر پایا ہے، اور اللہ نے ہمیں ایسا ہی حکم دیا ہے۔ تم (ان سے) کہو کہ: "اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیا کرتا۔ کیا تم وہ باتیں اللہ کے نام لگاتے ہو جن کا تمھیں ذرا علم نہیں؟"۔ [سورۂ اعراف: ۲۷، ۲۸]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت سے ہے، بری بات بولنے سے دل میں سختی پیدا ہوتی ہے اور دل کا سخت ہونا جہنم میں جانے کا سبب ہے۔ [ترمذی: ۲۰۰۹]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فحش گوئی ہر چیز کو عیب دار بنا دیتی ہے اور شرم وحیا ہر چیز کو خوبصورت بنا دیتی ہے۔ [ابن ماجہ: ۴۱۸۵]

حضور ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو برباد کرنا چاہتا ہے تو اس سے

شرم وحیا نکل جاتی ہے اور خدا کا غصہ اس پر مسلط ہو جاتا ہے اور خدا کے نزدیک بہت ہی معیوب اور برا سمجھا جاتا ہے۔ [ابن ماجہ: ۴۰۵۴]

لوگوں سے معافی کا معاملہ کرو:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ اللہ تم کو معاف کر دے۔ [سورۂ نور ۲۲]

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لیے کبھی بدلہ نہیں لیا؛ جب کافروں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر برسائے اور اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک خون سے تر ہو گیا تب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر یہ الفاظ تھے: اے اللہ! میری قوم کو معاف کر دے؛ کیوں کہ یہ لوگ جانتے نہیں ہیں۔ [بخاری: ۶۹۲۹]

کسی پر ظلم نہ کرو:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہیں۔ (یعنی جہنم میں جانے کا سبب ہے)۔ [بخاری: ۲۴۴۷، عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم میں مفلس وہ کہلاتا ہے جس کے پاس مال و دولت نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں بڑا مفلس وہ ہے جو بہت ساری نماز، روزہ، زکوۃ، حج وغیرہ لے کر آیا ہوگا لیکن اس نے دنیا میں کسی کو برا بھلا کہا تھا، کسی پر تہمت لگائی تھی، کسی کا ناحق مال کھایا تھا، کسی کا خون کیا تھا، اور کسی کو مارا تھا، بس اس کی کچھ نیکیاں ایک کو مل گئیں اور کچھ دوسرے کو مل گئیں اور اگر ان کے حقوق ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان حق داروں کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیے جائیں گے، اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ [شعب الایمان: ۳۳۴۳، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

لوگوں کے ساتھ اچھا گمان رکھو:

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ اچھا گمان رکھنا بہترین عبادت ہے۔ [ابوداؤد: ۴۹۹۳، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ”اَلطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ“ کے تحت فرماتے ہیں کہ یہاں مراد وہ پاکیزہ مرد اور عورتیں ہیں جو مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے ساتھ اچھا گمان رکھتے ہیں۔ [تفسیر ابن ابی حاتم: ۱۵۴۳۲، عن سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ]

بدگمانی نہ کرو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو؛ بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔“ [سورۂ حجرات: ۱۲]

ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”جس بات کا تمھیں یقین نہ ہو (اسے سچ سمجھ کر) اس کے پیچھے مت پڑو؛ کیونکہ کان، آنکھ، اور دل، ہر شخص سے ان کے بارے میں (قیامت کے دن) سوال ہوگا۔“ [سورۂ بنی اسرائیل: ۳۶]

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ بدگمانی سے بچو؛ اس لیے کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ [بخاری: ۵۱۴۳، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

اللہ ہی کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؛ اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں سخت ہیں اور آپس میں ایک دوسرے پر رحم دل ہیں۔“

[سورۂ فتح: ۲۹]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی عظمت کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے

قیامت کے دن نور کے منبروں پر ہوں گے۔ اور لوگ ان پر رشک کریں گے۔

[ترمذی: ۲۳۹۰، عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ]

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کے لیے محبت کی اور اللہ کے لیے (کسی برے شخص سے) بغض رکھا اور اللہ کے لیے (مال) دیا اور اللہ کے لیے (بری جگہ مال دینے سے) روک لیا تو اس نے اپنا ایمان کامل کر لیا۔

[ابوداؤد: ۴۶۸۱]

کسی کی غیبت نہ کرو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؛ اس کو تم ناگوار سمجھتے ہو، اللہ سے ڈرو۔

[سورۂ حجرات: ۱۲]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے معراج ہوئی تو میرا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن سرخ تانبے کے تھے؛ جن سے وہ اپنے چہروں اور اپنے سینوں کو نوچ نوچ کر زخمی کر رہے تھے۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں، جو ایسے عذاب میں مبتلا ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں؛ جو زندگی میں لوگوں کے گوشت کھایا کرتے تھے۔ یعنی اللہ کے بندوں کی پیٹھ پیچھے برائی کرتے تھے اور ان کو ذلیل و رسوا کیا کرتے تھے۔

[ابوداؤد: ۴۸۷۸، عن انس رضی اللہ عنہ]

وعدہ پورا کرو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''وعدہ پورا کرو! بے شک وعدہ کی پوچھ ہوگی۔''

[بنی اسرائیل: ۳۴]

وعدہ خلافی نہ کرو:

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے اندر چار چیزیں ہوں گی

وہ خالص منافق ہوگا۔ ① جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے۔ ② جب وہ عہد کرے تو دھوکہ دے۔ ③ جب وہ وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ ④ اور جب وہ جھگڑے تو گالی گلوچ کرے۔ [شعب الایمان: ۵۲۴۳، عن عبداللہ ﷺ]

فتنہ اور فساد سے بچو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ سے پکا عہد کرنے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں اور ان رشتوں اور ناطوں کو بھی توڑ ڈالتے ہیں جن کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور زمین میں فتنہ وفساد پھیلاتے پھرتے ہیں؛ تو ایسے لوگ بڑے خسارے والے ہیں۔'' [سورۂ بقرہ: ۲۷]

ایک جگہ اللہ نے فرمایا: ''اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ، اور اللہ کی عبادت اس طرح کرو کہ دل میں خوف بھی ہو اور امید بھی۔ یقیناً اللہ کی رحمت نیک لوگوں سے قریب ہے۔'' [سورۂ اعراف: ۵۶]

ایک جگہ اللہ پاک نے فرمایا ''اور اللہ نے تمہیں جو کچھ دے رکھا ہے؛ اس کے ذریعہ آخرت والا گھر بنانے کی کوشش کرو؛ اور دنیا میں سے بھی اپنے حصہ کو نظر انداز نہ کرو؛ اور جس طرح اللہ نے تم پر احسان کیا ہے تم بھی دوسروں پر احسان کرو؛ اور زمین میں فساد مچانے کی کوشش نہ کرو؛ یقین جانو! اللہ تعالیٰ فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' [سورۂ قصص: ۷۷]

کسی کو قتل نہ کرو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اور جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے؛ جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس پر غضب نازل کرے گا اور لعنت بھیجے گا؛ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے زبردست عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' [سورۂ نساء: ۹۳]

نوٹ: "ہمیشہ جہنم میں رہنا" مسلمان کے قتل کرنے کے گناہ کی سختی کو بیان کرنے کے لیے ہے ورنہ ایک مسلمان اپنی سزا بھگت کر جنت میں ضرور جائے گا۔

ایک جگہ اللہ نے ارشاد فرمایا: "ہم نے بنی اسرائیل کو یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ جو کوئی کسی کو قتل کرے جب کہ یہ قتل نہ کسی اور جان کا بدلہ لینے کے لیے ہو اور نہ کسی کی زمین میں فساد پھیلانے کی وجہ سے ہو؛ تو یہ ایسا ہے جیسے اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔"
[سورۃ مائدہ:۳۲]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑے بڑے گناہ یہ ہیں۔ ① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔ ② والدین کی نافرمانی کرنا۔ ③ کسی کو قتل کرنا۔ ④ جھوٹی گواہی دینا۔ [بخاری:۱،۶۸۷۱،عن انس رضی اللہ عنہ]

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی ہر گناہ کو معاف کر سکتے ہیں؛ مگر دو آدمی کو معاف نہیں کریں گے۔ ایک وہ آدمی جو شرک کی حالت میں مر جائے؛ دوسرا وہ آدمی جو کسی مسلمان بھائی کو جان بوجھ کر قتل کر دے۔
[ابوداؤد:۴۲۷۰،عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ]

محنت سے کماؤ:

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی اپنی رسی لیکر پہاڑ پر آئے اور لکڑی کا ایک بوجھ اپنی پیٹھ پر لادلائے، پھر اسے بیچے جس کی وجہ سے اللہ تعالی بقدر ضرورت اسے عطا فرمادے، تو یہ اس کے لیے اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگتا پھرے۔ (پھر یہ بات) لوگوں کی خوشی پر موقوف ہے (چاہے وہ) دیں یا نہ دیں۔ [بخاری:۱۴۷۱]

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ بن معدیکرب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی نے اس سے بہتر کھانا کبھی نہیں کھایا کہ آدمی اپنے ہاتھ کی محنت کا کھائے، بے شک اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کام کر کے کھاتے تھے۔
[بخاری:۲۰۷۲]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ [مسلم:۳۱۲]

چوری نہ کرو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”جو مرد چوری کرے اور جو عورت چوری کرے؛ تو ان دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو تاکہ ان کو اپنے کیے کا بدلہ ملے؛ اور اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا ہو۔“ [سورۂ مائدہ:۳۸]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چور ایمان کی حالت میں چوری نہیں کرتا۔ (یعنی چوری کے وقت چور کا ایمان نکل جاتا ہے، پھر بعد میں ایمان لوٹ آتا ہے)۔

[ابوداؤد:۴۶۸۹، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

نگاہ کی حفاظت کرو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”آپ مؤمنین مردوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔“ [سورۂ نور:۳۰]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مؤمن مرد کی کسی عورت کے حسن و جمال پر پہلی مرتبہ نظر پڑ جائے؛ پھر وہ اپنی نگاہ نیچی کرلے (اور اس کی طرف نہ دیکھے) تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسی عبادت نصیب فرمائیں گے جس کی لذت اور مٹھاس وہ (اپنے دل میں) محسوس کرے گا۔ [مسند احمد:۲۲۲۷۸، عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ]

زنا سے بچو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”خبردار زنا کے قریب بھی نہ پھٹکو۔ بے شک زنا بڑی بے حیائی اور برائی کا راستہ ہے۔“ [سورۂ بنی اسرائیل:۳۲]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زنا کرنے والا جس وقت زنا کر رہا ہوتا ہے وہ مؤمن نہیں رہ جاتا۔ ایمان اس سے الگ ہو جاتا ہے (پھر بعد میں جب وہ زنا سے الگ ہوتا ہے تو اس کا ایمان لوٹ آتا ہے)۔ [بخاری: ۶۷۸۲، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ]

پڑوسیوں کو مت ستاؤ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا؛ جس کے ظلم و ستم سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔ [مسلم: ۱۸۱، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو؛ اسے چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کو نہ ستائے۔ [بخاری: ۵۱۸۵، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اکرام کا معاملہ کرے۔

[بخاری: ۶۰۱۹، عن ابی شریح العدوی رضی اللہ عنہ]

پڑوسیوں کا خیال رکھو:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے یہاں سالن کی ہانڈی پکے تو اسے چاہیے کہ شوربہ زیادہ کر لے؛ پھر اس میں سے کچھ پڑوسی کو بھی بھیج دے۔

[مسلم: ۶۸۵۶، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص مؤمن نہیں جو اپنا پیٹ بھر لے اور اس کا پڑوسی اس کے برابر میں بھوکا ہو۔ [شعب الایمان: ۹۵۳۶، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ہدیہ لیا دیا کرو کیوں کہ وہ سینہ کی کھوٹ کو (کینہ) اور (دشمنی) کو دور کرتا ہے، اور کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن (کو ہدیہ دینے) کے لیے (کسی بھی چیز کو) حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کا کھر ہی ہو۔ [ترمذی: ۲۱۳۰]

آپس میں مل جل کر رہو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "(اے ایمان والو!) تم اللہ سے ڈرو؛ اور آپس کے تعلقات کو درست رکھو؛ اور آپس میں صلح رکھو؛ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو؛ اگر تم واقعی مؤمن ہو۔" [سورۂ انفال:۱]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک مؤمن دوسرے مؤمن کے لیے مضبوط عمارت کی طرح ہے؛ کہ اس کا ہر حصہ دوسرے حصے کو سہارا لگا کر مضبوط رکھتا ہے۔

[بخاری:۴۸۱، عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ]

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: بے شک تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کے لیے شیشہ اور آئینہ کی طرح ہے؛ لہٰذا اگر کسی مسلمان بھائی کے ساتھ کوئی تکلیف دینے والی چیز دیکھو تو ضرور اس سے ہٹا کر اس سے ختم کر دو۔

[ترمذی:۱۹۲۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

لڑائی جھگڑا مت کرو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانو، اور آپس میں جھگڑا نہ کرو؛ (ورنہ دو نقصان ہوں گے) ایک تو تم کم ہمت ہو جاؤ گے؛ اور تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی؛ اور صبر کرو؛ بے شک اللہ پاک صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔"

[سورۂ انفال:۴۶]

بھلائی کا حکم کرتے رہو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "تم ایک بہترین امت اور جماعت ہو؛ تم کو اس لیے پیدا کیا گیا ہے تاکہ تم لوگوں کو اچھے کاموں کا حکم کرتے رہو؛ اور برے کاموں سے لوگوں کو روکتے رہو؛ اور تم اللہ ہی پر ایمان رکھتے ہو۔" [سورۂ آل عمران:۱۱۰]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرتا ہو؛ اور بڑوں کی عزت نہ کرتا ہو؛ اور بھلائی کا حکم اور برائیوں سے نہ روکتا ہو۔

[ترمذی: ۱۹۲۱، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امت میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جس میں چار باتیں پائی جائیں۔

① وہ شخص جو لوگوں میں سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہو۔

② جو لوگوں کو بھلائی کا حکم کرتا ہو۔

③ جو لوگوں کو برائیوں سے روکتا ہو۔

④ جو لوگوں کے ساتھ سب سے زیادہ صلہ رحمی اور ہمدردی کا معاملہ کرتا ہو۔

[مسند احمد: ۲۷۴۳۴، عن درۃ بنت ابی لہب]

برائیوں سے روکتے رہو:

حضرت لقمان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''اے میرے بیٹے! نماز قائم کرتے رہو؛ اور لوگوں کو بھلائی کا حکم کرتے رہو اور برائیوں سے روکتے رہو؛ اور جو مصیبت و پریشانی پہنچے اس پر صبر کرو؛ بے شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔''

[سورۂ لقمان: ۱۷]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص کسی قوم کے درمیان کھلم کھلا برائیوں اور گناہوں کا ارتکاب کرتا ہو؛ اور وہ شخص اسی قوم کا ایک آدمی ہو؛ اور پھر وہ قوم اس کو اس گناہ اور برائی سے نہ روکے؛ تاکہ گناہ اور منکر کو ختم کر کے حالات بدل دے؛ تو اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری اس پوری قوم سے اٹھ جاتی ہے۔

[طبرانی کبیر: ۷۶۷۷، عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ]

راستے کے حقوق ادا کرو:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تم اپنے آپ کو راستوں پر بیٹھنے سے دور رکھا کرو: صحابہ اکرام ؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کبھی ضروری باتوں کی وجہ سے ہمارے لیے راستوں پر بیٹھنا لازم ہو جاتا ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم بیٹھو تو راستہ کا حق بھی ادا کرو یا کرو! صحابہ اکرام ؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! راستہ کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی نگاہوں کو نیچی رکھو: (یعنی نگاہ کی حفاظت کرو) اور تکلیف دینے والی چیزوں کو ہٹادو: اور گزرنے والوں کو سلام کا جواب دو: اور لوگوں کو بھلائی کا حکم کرو: اور برائیوں سے روکو۔ [بخاری: ۶۲۲۹ عن ابی سعید الخدری ؓ]

راستے میں گندگی نہ پھیلاؤ:

حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو لعنت کرنے والی چیزوں سے بچو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیا چیزیں ہیں؟ فرمایا کہ آدمی لوگوں کے راستوں میں اور ان کے سایوں میں قضاء حاجت (استنجاء) کے لیے بیٹھ جائے۔ [مسلم: ۶۴۱]

فائدہ: مطلب یہ کہ یہ سب چیزیں لعنت کا سبب بنتی ہیں اس لیے جہاں سے لوگ آتے جاتے ہوں، اسی طرح جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں ایسی جگہ قضاء حاجت (استنجاء) نہیں کرنا چاہیے اس سے لوگوں کو تکلیف ہوگی۔)

چھوٹوں سے محبت اور بڑوں کی عزت کرو:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور چھوٹوں پر شفقت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ [ترمذی: ۱۹۱۹ عن انس ؓ]

ہر ایک پر رحم کرو:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی کہیں جا رہا تھا، راستہ میں اسے سخت پیاس لگی چلتے چلتے اسے ایک کنواں ملا وہ اس کے اندر اترا اور پانی پی کر باہر آ گیا۔ اس نے دیکھا کہ ایک کتا ہے جس کی زبان پیاس کی وجہ سے باہر نکلی ہوئی ہے۔ اور پیاس کی سختی سے وہ کیچڑ کھا رہا ہے۔ اس آدمی نے دل میں کہا کہ اس کتے کو بھی پیاس کی ایسی ہی تکلیف ہے جیسی کہ مجھے تھی، وہ کتے پر رحم کھا کر پھر اس کنویں میں اترا اور اپنے چمڑے کے موزے میں پانی بھر کر اس کو اپنے منہ میں تھاما اور کنویں سے باہر آ گیا اور کتے کو پانی پلا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی (رحم دلی اور محنت) کی قدر فرمائی اور (اسی عمل پر) اس کی بخشش کا فیصلہ فرما دیا۔ [بخاری: ۲۳۶۳، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

اپنا حق لینے میں نرمی سے کام لو:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی رحمت ہو اس بندہ پر جو بیچنے اور خریدنے میں اور اپنا حق لینے میں نرمی اور سہولت کرنے والا ہو۔ [بخاری: ۲۰۷۶، عن جابر رضی اللہ عنہ]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑی رحمت والا اللہ رحم کرے گا رحم کرنے والوں پر، تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ [ترمذی: ۱۹۲۴، عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ]

ناحق کسی کی چیز پر قبضہ نہ کرو:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تمام حق والوں کو ان کے حقوق دلائے جائیں گے۔ یہاں تک کہ اگر سینگ والی بکری نے بے سینگ والی بکری کو مارا ہوگا تو بے سینگ والی بکری کو سینگ دلا کر سینگ والی بکری سے بدلہ دلوایا جائے گا۔

[مسلم: ۶۵۸۰، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی دوسرے کی کچھ بھی زمین ناحق مار لی تو

قیامت کے دن وہ اس زمین کی وجہ سے زمین کے ساتویں حصہ تک دھنسا دیا جائے گا۔
[بخاری: ۲۴۵۴، عن سالم عن ابیہ ؓ]

اچھے اخلاق اختیار کرو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اور لوگوں سے بھلی بات کہو۔ یعنی اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔"
[سورۃ بقرۃ: ۸۳]

حضور ﷺ نے فرمایا: تم سب میں مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں گے۔
[ترمذی: ۲۰۱۸، عن جابر ؓ]

حضور ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ وحی بھیجی کہ اے میرے دوست! اچھے اخلاق کا برتاؤ کرو، چاہے کافروں کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو، نیک لوگوں کے داخل ہونے کی جگہ (جنت میں) داخل ہو جاؤ گے۔

[المعجم الاوسط لابی القاسم الطبرانی: ۶۵۰۶، عن ابی ہریرۃ ؓ]

بداخلاقی سے بچو:

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ انسان اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے آخرت کے عظیم درجات اور اعلیٰ منازل پر پہونچ جاتا ہے اگرچہ وہ عبادت میں کمزور ہو۔ اور بھی بندہ اپنے برے اخلاق کی وجہ سے جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں جا گرتا ہے۔ (اگرچہ عبادت میں تیز ہو) [طبرانی کبیر: ۷۵۴]

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے میرے دوست! اپنے اخلاق کو حسین کرو اگرچہ کافروں کے ساتھ بھی معاملہ ہو آپ جنت میں ابرار کے

درجات میں داخل ہوں گے اور میری طرف سے یہ بات اس شخص کے لیے طے ہو چکی ہے جس نے اپنے اخلاق کو حسین بنایا میں اس کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا اور اپنے حظیرۃ القدس سے (پانی یا کوئی اور پینے کی چیز) پلاؤں گا اور قریب میں اس کو جنت عطا کروں گا۔ [مجمع الزوائد ومنبع الفوائد لنورالدین: ۱۲۶۶۳]

زبان کی حفاظت کرو:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص خاموش رہا وہ نجات پا گیا۔

[ترمذی: ۲۵۰۱، عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھے ضمانت دے اس چیز کی جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے۔ (زبان کی) اور اس کے دونوں پاؤں کے درمیان ہے۔ (یعنی شرمگاہ کی) تو میں اس کے لیے جنت کی ضمانت لیتا ہوں۔

[بخاری: ۶۴۷۴، عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ]

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ ایک صحابی کو) اپنی زبان مبارک پکڑ کر فرمایا کہ سب سے زیادہ خطرہ اس سے ہے۔ [ترمذی: ۲۴۱۰، عن سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ]

سخت بات مت کہو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو حکم دیا کہ جب تم اس کے (فرعون کے) پاس جاؤ: تو اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا: تاکہ وہ اس سے نصیحت حاصل کرے" [سورۃ طٰہٰ: ۴۴]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو نرمی کا کچھ حصہ دیا گیا اسے بھلائی کا حصہ دیا گیا۔ اور جس کو نرمی سے محروم کر دیا گیا اسے ساری بھلائیوں سے محروم کر دیا گیا۔

[ترمذی: ۲۰۱۳، عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ]

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں بد خلق (برے اخلاق والا، بد خو (بری عادت والا) اور سخت گو (سخت لہجے میں بات کرنے والا) آدمی داخل نہیں ہوگا۔ [ابوداؤد: ۴۸۰۱]

برائی کا جواب اچھائی سے دو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "بری بات کے جواب میں اچھی بات کہا کیجیے۔"
[سورہ مومنون: ۹۶]

کسی کا برا نہ چاہو:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کو ایسے موقع پر ذلیل کرے جہاں اس کی بے عزتی ہو یا اس کی عزت میں کچھ کمی آئے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے مقام میں ذلیل کرے گا جہاں وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کا طلب گار ہوگا۔ اور جو شخص کسی ایسی جگہ کسی مسلمان کی مدد کرے گا جہاں اس کی بے عزتی ہوتی ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے مقام پر اس کی مدد کرے گا جہاں اس کو اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہوگی۔ [ابوداؤد: ۴۸۸۴]

برداشت کرو:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اشج بن قیس سے فرمایا: کہ تم میں دو خصلتیں یعنی حلم (برداشت کی صفت) اور خودداری ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔ [مسلم: ۱۲۶]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند مقام حاصل کرنا چاہتے ہو تو ان باتوں پر عمل کرو۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کونسی باتیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ ان سے ملو جو تم سے جدا ہوا ہو اور دوسری یہ ہے کہ اسے دو جو محروم ہو اور تیسری بات

یہ کہ جو تم سے جہالت کی بنا پر بے رخی سے پیش آئے تم اس سے علم (یعنی اچھے انداز) سے پیش آؤ۔ [احیاء العلوم: ۳/۱۷۷]

غصہ مت کرو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "وہ لوگ جو غصے کو پی جانے والے ہیں؛ اور جو لوگوں کو معاف کرنے کے عادی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کو پسند فرماتے ہیں۔
[سورۂ آل عمران: ۱۳۴]

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اس وقت غصہ پی جائے جب کہ وہ اپنا غصہ نکالنے کی طاقت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کے سامنے اسے بلائیں گے؛ اور اسے اس بات کا اختیار دیں گے؛ کہ جس حور کو چاہے اختیار کر لے۔ [ابوداؤد: ۴۷۷۷، عن سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ]

مصیبتوں پر صبر کرو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ سے مدد مانگو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔" [سورۂ بقرہ: ۱۵۳]

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بیٹے! نماز قائم کرو؛ اور لوگوں کو بھلائی کا حکم کرو؛ اور برائی سے روکو؛ اور جو تمہیں کوئی مصیبت پہنچے اس پر صبر کرو؛ بے شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔" [سورۂ لقمان: ۱۷]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ کسی جانی یا مالی مصیبت میں گرفتار ہوا اور وہ کسی سے اس کا اظہار نہ کرے اور نہ لوگوں سے شکوہ اور شکایت کرے؛ تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا۔ [معجم الکبیر: ۱۱۴۳۸]

مصیبتوں کی شکایت مت کرو:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

جو شخص دنیا کی وجہ سے غم کی حالت میں صبح کرتا ہے، وہ اللہ پر ناراض ہونے کی حالت میں صبح کرتا ہے اور جو شخص کسی آنے والی مصیبت کی شکایت کرتا ہے گویا وہ اللہ پاک کی شکایت کرتا ہے اور جو شخص کسی مالدار کے سامنے عاجزی دکھاتا ہے تاکہ اس کے مال میں سے اسے کچھ مل جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے (اس عمل کی وجہ سے) اس کے عمل کے دو تہائی اجر کو ختم کر دیتے ہیں، اور جسے قرآن (جیسی نعمت) ملی اور پھر بھی (وہ شخص) دوزخ میں چلا گیا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے یعنی جسے اللہ نے قرآن کا علم اور اس نے اس پر عمل نہ کیا بلکہ سستی دکھائی حتیٰ کہ دوزخی بن گیا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے کہ اس نے خود اپنے ساتھ یہ کیا ہے کہ قرآن پاک کی حرمت و عظمت کا خیال نہیں کیا۔ [شعب الایمان: ۱۰۰۴۳]

تھوڑے پر گزارا کرو:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کامیاب اور بامراد ہو گیا وہ بندہ جس کو ایمان کی دولت نصیب ہوئی اور اس کو روزی بھی گزارے کے قابل ملی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی دی ہوئی روزی پر قناعت دے دی۔ [مسلم: ۲۴۲۷ عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں گناہگار بندے کو وہ چیزیں دے رہا ہے جو اسے پسند ہیں تو یہ استدراج (یعنی اس بندہ کو ڈھیل دینا) ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: جب وہ ان چیزوں کو بھول گئے جن کی انہیں نصیحت فرمائی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے یہاں تک کہ جب وہ (ان) دی ہوئی (نعمتوں) پر خوش ہو گئے تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا تو وہ آس (امید) توڑے ہوئے رہ گئے۔

[مسند احمد: ۱۷۴۳۱]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! آل محمد کو اتنی روزی عطا فرما جس سے ان کی زندگی قائم رہے۔ [ابن ماجہ: ۴۱۳۹]

حرص اور لالچ مت کرو:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اور فرمایا کہ حرص اور لالچ سے بچو، کیوں کہ تم سے پہلے لوگ اسی حرص سے ہلاک ہوئے۔ اور اسی حرص نے ان کو بخل یعنی کنجوسی پر ابھارا۔ [ابوداؤد: ۱۶۹۸]

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم مجھے تمھارے فقر و افلاس کا کوئی ڈر نہیں ہے (کیونکہ فقر و افلاس کی حالت میں دین کی سلامتی کا امکان غالب ہوتا ہے اور یہ چیز تمھارے حق میں زیادہ فائدہ مند ہے) بلکہ میں اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر کشادہ کی جائے گی (اور تم، مالداروں کا طریقہ اختیار کرکے مختلف قسم کی آفتوں اور بلاؤں کے ذریعہ ہلاکت و تباہی میں مبتلا ہو جاؤ گے) جیسا کہ ان لوگوں پر دنیا کشادہ کی گئی تھی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں (اور وہ مال و دولت کی بے حد محبت کی وجہ سے نہ غریبوں پر رحم کرتے تھے اور نہ ان کی مدد کرتے تھے جس کی وجہ سے انھیں تباہ کردیا گیا) چناں چہ تم دنیا کی خواہش کرو گے جیسا کہ اس سے پہلے لوگوں نے اس کی طرف رغبت کی تھی، اور پھر یہ دنیا تم کو اس طرح تباہ کردے گی جس طرح اُن کو (تم سے پہلے لوگوں) تباہ و برباد کر چکی ہے۔ [بخاری: ۳۰۱۵]

شراب سے بچو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اے ایمان والو! شراب، جوا، بتوں کے تھان اور جوے کے تیر (یہ سب گندے شیطانی) کام ہیں، لہٰذا ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔" [سورۂ مائدہ: ۹۰]

حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص (ایک مرتبہ) شراب پیتا ہے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ [ترمذی:۱۸۶۲،عن عبداللہ ﷜]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی لعنت ہو شراب پر، اس کے پینے والے پر، اس کے پلانے والے پر، اس کے بیچنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اس کے بنانے والے پر، اس کے بنوانے والے، اس کے اٹھانے والے پر اور جس کے پاس اٹھا کر لے جائی جائے اس پر؛ اور اس کی قیمت کھانے والے پر۔

[سنن کبری بیہقی:۱۰۷۶۷، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

حرام کو حلال مت بناؤ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے پہلے جس چیز کو الٹایا جائے گا جس طرح بھرے برتن کو الٹ دیا جاتا ہے، وہ شراب ہوگی (یعنی اسلام میں سب سے پہلے خدا کے جس حکم کی خلاف ورزی کی جائے گی اور اس کے حکم کو الٹ دیا جائے گا وہ شراب کی ممانعت کا حکم ہوگا) اور پوچھا گیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ کیوں کر ہوگا حالانکہ شراب کے متعلق خدا کے احکام بیان ہو چکے ہیں اور سب پر ظاہر ہیں؟ فرمایا یہ اس طرح ہوگا کہ شراب کا دوسرا نام رکھ لیں گے اور اس کو حلال قرار دیں گے۔ [دارمی:۲۱۰۰،عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

حضرت جابر ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے، بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ عہد فرمالیا ہے کہ جو شخص نشہ لانے والی چیز پیے گا اللہ تعالیٰ اس کو "طِينَةِ الْخَبَالِ" پلائے گا، صحابہ ﷡ نے عرض کیا یارسول اللہ "طِينَةِ الْخَبَالِ" کیا ہے؟ فرمایا: دوزخیوں کا پسینہ یا (فرمایا) دوزخیوں کے جسم کا نچوڑ۔ [مسلم:۵۳۳۵،عن جابر ﷜]

خودکشی مت کرو:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "تم اپنے آپ کو خود سے قتل نہ کرو؛ یقیناً جانو اللہ تعالیٰ تم پر بہت مہربان ہے اور جو شخص زیادتی اور ظلم کے طور پر ایسا کرے گا تو ہم اس کو آگ (جہنم) میں داخل کریں گے۔ [سورۂ نساء:۲۹]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے پہاڑ سے لڑھک کر خودکشی کی تو وہ ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہے گا۔ اور جس نے زہر کھا کر خودکشی کی اس کے ہاتھ میں وہ زہر ہوگا اور وہ جہنم میں اسے پھانکتا رہے گا؛ جس نے لوہے کے ٹکڑے سے خودکشی کی؛ اس کے ہاتھ میں وہ لوہا ہوگا اور جہنم میں ہمیشہ ہمیش وہ اسے اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا۔

[مسلم:۵۷۷۸، عن ابی ہریرہؓ]

جان کی حفاظت کرو:

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے روز لوگوں کے درمیان جس چیز کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ خونوں کا ہوگا"۔ [مسلم:۴۴۷۵]

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کسی بھی جان کو ناحق قتل کیا جاتا ہے مگر یہ کہ اس کا گناہ آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قابیل) کو بھی ہوتا ہے اس لیے کہ وہی پہلا شخص ہے جس نے قتل کی بنیاد ڈالی۔ [مسلم:۴۴۷۳]

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بھی شخص سب سے پہلے کسی کام کی بنیاد رکھتا ہے تو اگر وہ کام اچھا ہوتا ہے تو جب تک وہ کام ہوتا رہے گا، اس کا ثواب جاری کرنے والے کو بھی ملتا رہے گا۔ اسی طرح اگر وہ کام برا ہے تو اس کا گناہ بھی جاری کرنے والے کو ہوتا رہے گا۔

حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) فرمایا: بیشک تمھارے خون، تمھارے اموال، اور تمھاری عزت وآبرو تم پر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حرام ہیں۔ جیسے کہ تمھارے اس دن (قربانی کے دن) کی حرمت ہے۔ (اور) تمھارے اس مہینے (ذی الحجہ) کی حرمت ہے، (اور) تمھارے اس شہر مکہ کی حرمت ہے پس چاہیے کہ جو موجود ہے وہ غائب تک پہونچادے۔ [مسلم:۴۴۷۸]

گناہوں سے توبہ کرلو

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اے ایمان والو! اللہ کے سامنے سچی توبہ کرو۔ کچھ بعید نہیں کہ تمھارا پروردگار تمھاری برائیاں تم سے جھاڑ دے، اور تمھیں ایسے باغات میں داخل کردے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔" [سورہ تحریم:۸]

ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے، تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتے ہیں، جتنا تم میں سے کوئی جنگل میں اپنی کھوئی ہوئی سواری پالینے سے خوش ہوتا ہے۔ اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے، میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں، اور جو ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے، میں دو ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں، اور جو میری طرف چل کر آتا ہے، میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں (میری رحمت اس کی طرف دوڑ کر آتی ہے)۔ [مسلم:۷۱۲۸، عن ابی ہریرہؓ]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت رات کے وقت اپنے ہاتھ پھیلائے رہتے ہیں (یعنی مغفرت کے دروازے کھول دیتے ہیں)؛ تا کہ دن کے گناہگار توبہ کرلیں، اور دن میں بھی اپنے ہاتھ پھیلائے رہتے ہیں؛ تا کہ رات کے گناہ گار توبہ کرلیں (یعنی اللہ تعالیٰ دن رات بندوں کی دعا قبول کرنے لیے متوجہ رہتے ہیں کہ کب بندے سچی توبہ کریں اور میں معاف کروں)؛ یہاں تک کہ سورج مغرب کی سمت سے نکل آتا ہے۔ (اس لیے توبہ میں ہرگز دیر مت کرو)۔ [مسلم:۷۱۶۵، عن ابی موسیٰؓ]